عصر انقلاب کے معاشرہ کی بحرانی صورتحال میں امام خمینی (رح) کا موقف

لطف علی لطیفی پاکدہ

ماہر سیاسیات اسے کہتے ہیں جو بحرانی حالات میں معاشرے کی بخوبی رہنمائی کرسکے۔ ایک معاشرہ کی رہبری وہ بھی ایسے حالات میں کہ اس کے تمام اندرونی اور بیرونی نظام بخوبی اور ہماہنگ عمل کررہے ہوں تو یہ کام بہت دشوار نہیں ہے۔امام خمینیؒ کا ممتاز کمال یہ تھا کہ آپ نے ایران کے اسلامی معاشرہ کی ایسے حالات میں رہبری کی جب اسلامی انقلاب کی کشتی اندرونی اور بیرونی دشمنوں کی سازشوں کے دریا میں غرق ہورہی تھی اور ہر ایک سہمگین موجیں اور ڈروانے طوفان اسے چیلنج کررہے تھے۔

اس کمال کی علمی وضاحت بہت قیمتی ہے اور مختلف بحرانوں میں مدیریت کہ معاشرہ میں ہرآن اس کا خطرہ لاحق ہو، بہت مفید ہوسکتی ہے۔ دوسری طرف سے جولوگ ہمارے سیاسی دروس اور یونیورسٹیوں میں ہماری مدیریت سے آشنا ہیں وہ جانتے ہیں کہ اسلامی نظریات پیش کرنا جو عملی اور عینی نمونوں کے ہمراہ ہو کس حد تک سنوارنے والا دور ضروری ہے۔امام خمینیؒ کے علمی موقف کی ایک اسلامی معاشرہ کی رہبر کے عنوان سے شناخت عصر انقلاب کے معاشرہ کی بحرانی صورتحال کی رہبری کرنے میں اس سلسلہ میں مفید ہوسکتی ہے۔اس طرح کی شناخت شخصی اور شغلی زندگی میں بھی اہمیت کی حامل ہوسکتی ہے؛ کیونکہ شخصی زندگی میں ہونے والے بحرانوں میں کامیاب ہدایت یا خوانوادگی یا پیشہ میں جو پیدا ہوتی ہے، معاون ہوتی ہے۔اس بنیاد پر عصر انقلاب کے معاشرہ کی بحرانی صورتحال کی رہنمائی کرنے میں امام خمینیؒ کی موقف سے آشنائی بے شمار اہمیت کی حامل ہے۔

اس مقالہ کے پانچ حصے ہیں : پہلے حصے میں مقالہ نگار کے تصوری حدود (تحلیلی ماڈل) تعقل اور ابتدائی مطالعات کی بنیاد پر بیان ہوتا ہے۔بعد کے تین حصوں میں مد نظر حدود عینی واقعیت کے ساتھ ملاحظہ ہوتی ہے۔اور پانچویں حصہ میں حاصل شدہ نتائج ہیں جو ممکن ہے ایک نظر میں تمام ہو جائیں تین درمیانی حصوں میں "ستم شاہی نظام" "لیبران حاکمیت" اور " تحمیلی جنگ"

کے بحرانوں سے متعلق گفتگو ہو گی۔انشااللہ۔

تصوری حدود:

عصر انقلاب کے معاشرہ کی بحرانی صورتحال کی رہبری کرنے میں امام خمینیؒ کا موقف مندرجہ ذیل صورتوں میں قابل تصور ہے کہ آپ نے معاشرہ کی ہر بحرانی صورتحال سے ٹکر لیتے ہیں مندرجہ ذیل چار مرحلوں کی رعایت فرماتے تھے:

ا۔مسئلہ شناخت:

امام خمینیؒ نے ہر بحرانی صورتحال کا مقابلہ کرنے کے لئے جو پہلا قدم اٹھایا اس کی دقیق شناخت تھی یہ شناخت خود مختلف مندرجہ ذیل پہلوؤں کی حامل ہے:

الف: اندرونی شناخت،امام خمینیؒ نے بحران کو اندر سے پہچاننے کی کوشش کی اور ان عوامل واسباب کی جو براہ راست بحران کا مقابلہ کرتے ہیں،مد نظر معلومات حاصل کی۔

ب: ماحول کی شناخت،امام خمینیؒ ایک مسئلہ کو زمان و مکان کے قالب میں اس پر مسلط ہو کر مورد تحلیل و تجزیہ قرار دیتے ہیں زمانہ کی صورتحال،سوپر پاور طاقتوں کے حیلے،ان کی ضعیف اور قوی نقاط منجملہ مسائل تھے کہ ہر بحران کی رہبری میں امام کی توجہ کا مرکز رہا ہے۔

ج: تاریخی شناخت،امام خمینیؒ تاریخی سابقوں کی نسبت عنایت رکھتے تھے اور ہمیشہ جدید بحرانوں کے وقت اس کے قدیم اور تاریخی نمونوں کا ذکر فرماتے تھے۔

د: عقلی شناخت،امام خمینیؒ ایک مجتہد اور عظیم اصولی نیز ایک برجستہ اور نمایاں فلسفی کے عنوان سے تربیت یافتہ عقل کی روشنی میں بلند و بالا مقام کے حامل تھے کہ ہر بحرانی صورتحال کی شناخت اور اس کا تجزیہ کرنے میں اس سے فائدہ اٹھاتے تھے۔

ھ: شرعی شناخت،امام خمینیؒ ہر سماجی بحران کی ہدایت اور رہبری کا آغاز کرنے سے پہلے شرعی حکم کی شناخت اور اپنے فریضہ الٰہی کی تشخیص کے لحاظ سے توجہ رکھتے تھے اور قرآنی روائی اصول اور تمام فقہی دلیلوں کی روشنی میں اپنا اور لوگوں کا شرعی فریضہ تشخیص دیتے تھے۔

۲۔آمادگی پیدا کرنا:

عصر انقلاب کے معاشرہ کی بحرانی صورتحال کی رہبری کی راہ میں امام خمینیؒ کا دوسرا قدم ضروری راہیں جیسے:

الف۔نرمی مزاجی کی حفاظت:امام خمینیؒ معاشرہ کی بحرانی صورتحال سے مقابلہ کرنے کے وقت کبھی بھی منطقی تعقل کی حد

سے خارج نہیں ہوتی تھے اور کبھی شدید غصہ نہیں ہوتے تھے البتہ آپ کی نرم مزاجی لاپرواہی کی معنی میں نہ تھی بلکہ ہمیشہ ہمدردی اور ضروری جوش ولولہ رکھتے تھے۔اس کے علاوہ شدید عضبناک ہونے سے اجتناب کرتے تھے۔

ب۔ بحران کے اندازہ میں تبدیلی: امام خمینیؒ اپنے تقریروں میں خوف کو ختم کرنے کی وجہ سے یا خطروں کے بیان کرنے کی وجہ سے بحران کی کیفیت کو بدل دیتے تھے۔کبھی زبردستی کی جنگ جیسے عظیم بحران کو معمولی سمجھتے تھے اور کبھی کسی امر کو جو بہت سارے افراد کی نظر میں معمولی ہوتا تھا کو بڑا شمار کرتے تھے۔

ج۔ بے خوف بنانا: جب انسان ڈرتا رہتا ہے اس وقت وہ ترقی نہیں کر سکتا ،امام خمینیؒ کبھی ڈرتے نہیں تھے اور جب بھی دوسروں میں خوف کے آثار دیکھتے تھے تو اسے مختلف طریقوں سے دور کرتے تھے۔

د۔امید ایجاد کرنا: امام خمینیؒ کبھی بھی مایوس نہیں ہوتے تھے اور ہمیشہ لوگوں کے درمیان دشمنوں کی نابودی اور انقلاب کی کامیابی سے متعلق امید جگاتے تھے۔

۳۔ بحران کو حل کرنے کی کوشش:

عصر انقلاب کے معاشرہ کی بحرانی صورت حال کی رہبری کرنے میں امام خمینیؒ کا تیسرا قدم مسئلہ کو جاننے اور آمادگی پیدا کرنے کے بعد مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کرتے تھے کہ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل نکتوں کی طرف اشارہ کیا جارہا ہے:

الف۔ لوگوں کو آمادہ کرنا: امام خمینیؒ کی سیاسی سیرت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ امام خمینیؒ لوگوں کی توانائی اور طاقت پر اعتماد رکھتے تھے۔البتہ عوامی طاقت کو اللہ کی طاقت سے جدا نہیں جانتے تھے۔

ب۔ ثابت قدمی اور فیصلہ کن نظریہ: امام خمینیؒ کا نظریہ تھا کہ کہ دشمنوں کے سامنے ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹنا چاہئے آپ طاغوت اور جانوروں کے مزاج کو یکساں جانتے تھے کہ اگر ان کا مقابلہ کرنے سے فرار کروگے تو وہ تمہارا پیچھا کریں گے لیکن اگر ان کے سامنے ڈٹ کر مقابلہ کروگے اور ایک پتھر بھی مارو گے تو فرار کریں گے۔یہ وجہ تھے کہ آپ دشمنوں کی دھمکیوں اور دباؤ کے مقابلہ میں حیرت انگیز طریقہ سے ڈٹے رہے۔کچھ جزئی موارد کے علاوہ وہ بھی مسلمانوں کی مصلحت کے اقتضاء کی بنیاد پر اپنے سابقہ فیصلوں سے منصرف نہیں ہوتے تھے۔

ج۔ محکم استدلال: امام خمینیؒ کا دینی، فلسفی اور سیاسی مسائل پر مکمل عبور نے آپ کو استدلال کی بہت بڑی عوت عطا کی تھی کہ آپ متعدد مواقع پر بالخصوص اجتماعی بحران کی رہبری کے وقت ان کا استعمال کرتے تھے یہ استدلال سبب ہو کہ لوگوں کا اپنے آپ پر اعتماد قوی سے قوی تر ہوئے اور دشمنوں کے حیلے کار گر نہ ہوئے۔

د۔ حد درجہ قربانی: امام اپنے بلند و بالا انقلابی مقاصد تک پہنچنے کے لئے کبھی بھی مد نظر قربانیوں سے ڈرتے نہیں تھے۔آپ کا نظریہ تھا کہ انسان اس وقت اپنے مقصد تک نہیں پہنچ سکتا جب تک اسکے حصول کے لئے ایثار و قربانی کے لئے تیار اور آمادہ نہ

ہو۔ یہ جذبہ قربانی تھا کہ جس نے آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو حوادث کے تیز و تند آندھیوں کے سامنے آہنی ٹکڑوں کی طرح ثابت قدم رکھا۔

۴۔ مضبوط موقف:

اجتماعی بحرانوں کی حل کرنے کے لئے امام خمینیؒ کا چوتھا قدم بحرانوں پر قابو کرنے کے بعد موقف کو مضبوط کرنا تھا۔یہی موقف کی مضبوطی بحرانوں کی روک تھام کرنے کے لئے ایک ضروری اور بہت لازم امر تھا۔اس سلسلہ میں امام کے اقدامات کو مندرجہ ذیل امور میں تلاش کیا جاسکتا ہے۔

الف۔ حقائق کا فاش کرنا: امام خمینیؒ ایک بحران سے متعلق (بالخصوص اس بحران کے سرداروں کے سلسلہ میں) عوامی سیاسی معلومات میں اضافہ کرتے تھے اور عوام کو بحرانوں ایجاد کرنے والوں کے توسط غافل ہونے سے روکتے تھے۔

ب۔ حفاظتی تدبیریں: امام بحران کے مقابلہ میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد اس سے حاصل شدہ نتیجہ کی حفاظتی نظریہ سے غافل نہیں ہوتے تھے او مناسب حفاظتی تدبیریں استعمال کرتے تھے۔

ج۔ قانونی حیثیت: امام خمینیؒ زمان و مکان کے حالات کے پیش نظر قانونی لحاظ سے ایک کامیابی کے حاصل نتیجہ ہو وہ بھی اس طریقہ سے (غیر جانبدار حقوق دانوں کے نظریہ سے قابل قبول ہو) لوگوں پہنچاتے تھے۔

د۔ تجربوں کی حفاظت: امام خمینیؒ ان لوگوں میں سے نہیں تھے کہ ایک سوراخ سے دو بار ڈسے جاتے ۔آپ ہمیشہ چوکنا تھے ۔ تجربوں سے نصیحت حاصل کرتے تھے اور منفی تجربوں کی کبھی تکرار نہیں کرتے تھے کہ شرمندگی ہو۔یہ امر بحرانوں کے دوبارہ پلٹنے سے بھی روکتا تھا۔

اب تک جو کچھ ہم نے نظری لحاظ سے بیان کیا ہے ،اس امر کا عملی اور عینی حقائق کے لحاظ سے موازنہ کریں گی اور اس کے درستگی کی میزان سے آگاہی حاصل کرنا چاہتا ہوں لیکن اس موازنہ سے پہلے اجتماعی بحران کے بارے میں اپنے مد نظر معنی کا بیان ضروری ہے۔

مقالہ نگار کے نظریہ کے مطابق معاشرہ اس وقت بحرانی صورتحال سے دوچار ہوتا ہے کہ دین ،استقلال وآزادی اور حفاظت جیسے اس کے اساسی اقدار کو حقیقی خطرہ لاحق ہو۔ حقیقی طور پر یہ ساری اقدار ستم شاہی نظام کی حاکمیت مغرب پرست لیبرل حاکمیت اور عراق کی ایران کے ساتھ زبردستی ک جنگ کے موقع پر خطر سے دوچار تھی۔اس بناپر مذکورہ تین دورہ عصر انقلاب کے معاشرہ کی بحرانی صورتحال کے مصادیق میں شمار ہوتے ہیں اور اسے توصور حدود کی درستگی کی تحقیق کی وجہ سے واقعی نمونہ

کے عنوان سے استعمال کئے جائیں :

پہلا نمونہ۔ ستم شاہی نظام کی حاکمیت کا بحران :

امام خمینیؒ نے مذکورہ تصور کے حدود کے مطابق مندرجہ ذیل مرحلوں کے بنیاد پر ستم شاہی نظام کی حاکمیت سے بحران کو حل کیا ہے۔

ا۔مسئلہ کی شناخت :

ستم شاہی نظام کی حاکمیت کے بحران ک وحل کرنے اور اس کی رہبری کرنے میں امام خمینیؒ نے جو پہلا قدم اٹھایا ہے اور اس نظام کی دقیق شناخت رکھنا مندرجہ ذیل ہے :

الف۔اندرونی شناخت: ستم شاہی نظام کی حاکمیت کی کیفیت مندرجہ ذیل طریقوں سے حاصل ہوئی اندرونی شناخت تھی۔

ا۔براہ راست مشاہدہ: امام خمینیؒ جب تک ایران سے جلاوطن نہیں ہوئے توآپ نے بہت مسافرت کی تھی بالخصوص ری اور تہران کے مجاہد علما سے ملاقات کرنے کے لئے اس علاقہ میں جو اس ملک کا پائتخت تھا اور حاکم کے فسادوں اور موجودہ جرائم ملاحظہ کرنے کے لئے سفر کرتے تھے ــیہی امر حاکم تنظیم کے کرتوت کو ظاہر کر رہا تھا۔امام خمینیؒ مرحوم مدرس کی قومی پارلیمنٹ میں نمائندگی کے دوران وہاں جاتے تھے اور اس کے نمائندوں اور ممبروں کے باتیں سنتے تھے[۱]۔

۲۔خطوط کا مطالعہ: بہت سارے مجاہد علماء کمزور عوام اور افراد نسبتاً وہ مومن جوان کی طرح سے طاغوتی نظام اداروں اور مرکز میں کسی نہ کسی کام میں مشغول تھے ان کے خطوط امام کے ہاتھوں میں پڑتے تھے جن میں حکومت کے جرائم کے کچھ نمونے لکھے ہوتے تھے[۲]۔

۳۔گفتگو: امام خمینیؒ گوشہ نشین یا بے حوصلہ انسان نہیں تھے آپ حوصلہ اور مجاہد علما کی باتوں سے دلچسپی یا دیگر تمام افراد کے بیانات سے جو کسی نہ کسی عنوان سے مقابلہ کر رہے تھے اور اس بات کے پیش نظر کہ بہت سارے علماء معاشرہ کے محروم اور کمزور لوگوں کے درد دل ک پناہ گاہ تھے ، حکومت کے جرائم کی انتہا آشکار ہوتی تھی[۳]۔

۴۔آزمائش: امام خمینیؒ اسلامی تحریک کے ہر مرحلہ میں طاغوتی حکومت کا امتحان لیتے تھے اور اس کے عکس العمل کے طریقہ

---

[۱]۔ پایہ آفتاب ،امیر رضا، ستودہ پنجرہ، پہلا ایڈیشن، ج ۳، ص ۲۲۱ (اضافہ کے ساتھ)۔

[۲]۔ ملاحظہ ہو، در جستجو راہ از کلام امام، ناشر امیر کبیر، سولہواں دفتر، ص ۴۱۲۔

[۳]۔ ملاحظہ ہو ــ پایہ آفتاب، ج ۳، ص ۱۵۶۔

سے آپ کی شناخت میں اضافہ ہوتا تھا[1]۔

۵۔ نشریات کا مطالعہ : امام خمینیؒ صرف حوزہ کی درسی اور تحقیقی کتابوں پر اکتفاء نہیں کرتے تھے بلکہ آپ اس وقت کی سیاسی اجتماعی کتابوں، نشریات اور اخبار کا بھی مطالعہ کرتے تھے اور اس کے ذریعہ حکومت کے فسادات اور دردناک واقعات سے باخبر ہوتے تھے[2]۔

مثال کے طور پر امام خمینیؒ کی چند اقوال نقل کی جارہی ہیں جو طاغوتی حکومت کی حاکمیت کی کیفیت اور اس کی صورتحال کے بارے میں اندرونی شناخت کی حکایت کررہی ہیں:

"ایران سے میرے پاس خطوط آتے ہیں جن میں موجودہ حالات کی شکایت تحریر ہوتی ہے اور اس کو پڑھ کر مجھے روحانی اذیت ہوتی ہے۔ شیراز کے ایک محترم عالم دین نے لکھا کہ یہاں پر جنوب کے عشائر کے درمیان قحط پڑا ہوا ہے اور اس حد تک سختی اور بھوک سے دوچار ہیں کہ انہوں نے اپنے بچوں کو فروخت کرنے کی سوچ لی ہے جبکہ حکام وقت شہنشاہی کی تاسیس کے جشن پر کروڑوں رقم خرچ کرتے ہیں ٦۔ ٣، ١٣٥٠ش ، مطابق ٢٥، ٨، ١٩٧١ء [3]۔

"تاریخ میں موجود ہے کہ چنگیز اس وحشیانہ مزاج کے باوجود ایک قانوں کا تابع تھا جسے وہ لوگ قانوں کہتے تھے" یاسانامہ بزرگ"... ہم ملاحظہ کرتے ہیں ... یہ شاہ کس قانون کا تابع ہے ؟ کیا ایران اور یہ حکومت اسلامی قانون کی تابع ہے ؟ پورے تہران میں شراب فروشی کتاب فروشی سے کہیں زیادہ ہے کہتے ہیں امن ہے اور آزادی اساسی قانون پر عمل کرتے ہیں؟ ان کے انتخابات، ان کی پارلیمنٹ قانونی معیاروں پر ہے ؟ خواہ شرعی قوانین ہوں یا عرفی واساسی؟ ان کی سابقہ تہذیب ان کے نزدیک احترام رکھتی ہے ؟ اور اگر سابقہ تہذیب ان کے احترام رکھتی ہو تو پھر ایران کے مدارس میں تعطیل یا نصف تعطیل ہے؟... یہ لوگ فوج کا کیا احترام کرتے ہیں؟ ایسی فوج جو امریکی مشاورین کے ماتحت ہو، ان کو محفوظ رکھ ان کو ان کے زیر تسلط قرار دیں، یہ کونسی توہین ہے ایرانی فوج کی ؟[4] ١٠، ٣، ١٣٥٧ش، مطابق ٢٦، ٢، ١٩٩٦ء۔

"یہ شخص (شاہ) پور سنجیدگی کے ساتھ اسلام کے آثار کو مٹانے کا درپے ہے اور حیلہ اور دروغ کے ساتھ خود کو اسلام کا

---

[1]۔ درسایہ آفتاب، محمد حسن رحیمیان، دوسرا اایڈیشن، مؤسسہ پاسدار اسلام، ١٣٧١، ص ٨٩۔

[2]۔ وہی ماخذ۔ج ا، ص ٥٠٧ اور ٦١٠۔

[3]۔ در جستجو راہ از کلام امام، سلطنت و تاریخ ایران، سولہواں دفتر، ص ٤١٢۔

[4]۔ صحیفہ نور، اسلامی انقلاب کی ثقافتی اسناد کا ادارہ، دوسرا ایڈیشن، ج ا ص ٥٢٥ اور ٥٢٤۔

حمایتی بتاتا ہے۔ ۲۲، ۵، ۵۷ ۱۳۴۳ش، مطابق ۱۳، ۸، ۱۹۹۶ء [1]۔

ب۔ ماحول کی شناخت: امام خمینیؒ، طاغوتی حکومت کے بحران کی رہبری کے دوران ماحول اور زمانہ کی بین الاقوامی حوادث کی مکمل شناخت رکھتے تھے۔ آپ جانتے تھے کہ امریکہ، اسرائیل، روس اور تمام سوپر پاورز طاقتوں نے عالمی پیمانہ پر کیسے کیسے جرائم کئے ہیں اور طاغوتی حکومت سے وابستہ فوائد اور منافع کے رابطہ سے بخوبی باخبر تھے۔

امریکہ اور انگلینڈ حکومتوں کا اظہارات سے جو اپنے مفادات اور منافع کے تحفظ کے لئے شاہ کی حمایت پر مبنی تھے سے ڈرتے نہیں کہ کوئی بھی طاقت مظلوم قوم کے دل کی آگ کو بجھا نہیں سکتی جو آزادی اور استقلال کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی ہے [2]۔ ۶، ۸، ۱۳۵۷ش، ۲۸، ۱۰، ۱۹۹۶ء۔

شاہ کے خلاف ایرانی عوام کے قیام کا ایک سبب اس کا غاصب اسرائیل کی بے دریغ حمایت کرنا ہے، اسرائیل کا تیل ایران سے جاتا تھا، ای نے ایران کے بازار کو اسرائیل کی اجناس سے پر کر دیا تھا اور دیگر معنوی امداد اور عالمی افکار کو دھوکہ دینے کے لئے صرف اور صرف اسرائیل کی مذمت کرتا ہے [3]۔ ۱۰۔ ۲۶، ۸، ۵۷ش، ۲، ۹، ۱۹۹۶ء۔

ج۔ عقلی شناخت: امام خمینیؒ اپنے ملک کے حاکم کی عقلی لحاظ سے بھی مذمت کرتے ہیں، آپ کے بقول: ... بالفرض اگر قوم نے سو فیصد ووٹ دیا کہ کوئی مخصوص شخص ان کا حاکم ہو یہ قوم کیا حق رکھتی ہے کہ بعد کی نسلوں کے لئے بھی فیصلہ کرے کہ ان کی نسلوں میں کوئی سلطان یا حاکم ہو؟

ہر ملت کی سر نوشت خود اس کے ہاتھ میں ہوتی ہے، قوم اس سو سال پہلے یا ڈیڑھ سو سال پہلے ایک قوم رہی ہے اور اپنی سر نوشت کی مالک تھی، اس کا اپنا اختیار تھا، لیکن اس کے پاس ہم لوگوں کا اختیار نہیں تھا کہ وہ ایک سلطان کو ہمارا حاکم بنا دے [4]۔ ۱۲، ۱۱، ۵۷ش، ۱، ۲، ۱۹۹۶ء۔

د۔ تاریخی شناخت: طاغوتی حکومت کے بارے میں امام خمینیؒ کی تاریخی شناخت طاغوت کی حکومت بحران کی صحیح رہبری کرنے میں بہت اہم کردار رکھتی ہے۔

جو لوگ ہمارے سن و سال کے ہیں وہ جانتے ہیں اور انہوں نے دیکھا ہے کہ ادارہ اور پارلیمینٹ کے بانی حضرات نے اس

---

[1] ۔ وہی ماخذ، ج۱، ص ۵۵۷۔

[2] ۔ کوثر، ج۲، ص ۶۵۔

[3] ۔ آئین انقلاب اسلامی، امام خمینی کے آراء و نظریات سے ماخوذ، پہلا ایڈیشن، ص ۱۵۶۔

[4] ۔ صحیفہ نور، سابق، ج۳، ص ۲۰۰۔

ادارہ کو تلوار اور نیزہ کے بل بوتے پر تاسیس کیا ہے اور قوم کی اس میں کوئی مداخلت نہیں رہی ہے۔، انہوں نے مؤسسین کی کابینہ تلوار اور طاقت کے زور پر تاسیس کی ہے طاقت کے بل پر ممبروں کو آمادہ کیا گیا کہ رضا شاہ کو حاکم بنانے کے لئے اپنی رائے دیں

۱۔ ۱۲؍۱۱؍۷۵ ش، مطابق ۳؍۳؍۱۹۹۶ء ۔

ھ۔ شرعی شناخت: امام خمینیؒ طاغوت سے مقابلہ کرنے کو ایک شرعی فریضہ جانتے تھے اور وہ لوگ جنہوں نے بیہودہ بہانوں سے خود کو الگ تھلگ کر لیا تھا ان پر تنقید کرتے تھے ": لیکن اگر نہ ہو ایک شخص کسی اور جہت کے لئے اور دوسرا کسی اور جہت کے لئے ، شرعی ذمہ داری نہ رکھتا ہو تو اس وقت مصیبت ہے۔آپ علمائے دین کے پاس اتنی طاقت ہے اور لوگوں کے درمیان اثر ورسوخ رکھتے ہیں آپ کی فوج امام حسین کی فوج سے زیادہ ہے امام حسین کے پاس کوئی خاص فوج نہیں تھی پھر بھی آپ نے قیام کیا[۲]۔۶۔ ۳؍۵۰ ۱۳اش، مطابق ۲۷؍۵؍۱۹۷۱ء ۔

۲۔ آمادگی پیدا کرنا:

امام خمینیؒ نے مختلف بحرانوں کو حل کرنے کے لئے ضروری آمادگی پیدا کی وہ مندرجہ ذیل ہیں !

الف۔ نرم مزاجی: طاغوتی نظام کی حاکمیت کے بحران پر کامیاب رہبری کے سلسلہ میں امام خمینیؒ کو بارہا اس کا سامنا ہوا کہ اگر کوئی شخص ان کے خصوصیات کے علاوہ خصوصیت کا مالک بحران کا مقابلہ کرنے میں سربراہ ہوتا تو ممکن ہے عقل کی لگام ہاتھ سے چھوٹ جاتی اور ایسا حکم صادر کرتا کہ سیاسی لحاظ سے خودکشی کے حکم میں شمار ہوتا۔ امام خمینیؒ نے اپنی بے نظیر درایت اور دور اندیشی سے بہت سارے دردناک اور الم ناک انگیز واقعات جیسے نوروز ۱۳۴۲اش ۱۹۶۲ء کو فیضیہ میں رونما ہونے والا واقعہ ۱۵؍خرداد، ۱۳۴۲اش، مطابق ۵؍جون ۱۹۶۳ء میں ۱۷؍شہریور ماہ کو قتل عام ہونا وغیرہ لیکن اتنے سارے مصائب و آلام برداشت کرنے کے باوجود اپنے دل پر جانکاہ صدمہ اٹھایا اور جان لیوا غم برداشت کیا کبھی بھی عقل زائل کرنے والا غصہ نہیں کیا بعض افراد کی طرف سے مسلحاہ جہاد کا حکم صادر ہونے پر مبنی دباو کے سامنے گھٹنے نہیں ٹیکے اور اس زمانہ میں ایسے حکم کے صادر ہونے سے جو زمان ومکان کے لحاظ سے لوگوں کی اکثریت کو مقابلہ سے دور کر سکتا تھا اور مجاہدین کو نابود کر سکتا ، اس سے اسلامی انقلاب کی نابود کے حکم کی تائید نہیں کی بلکہ اس کے برعکس پوری دور اندیشی کے ساتھ ۱۷ شہریور کے قتل عام جیسے واقعہ سے ملک کے اندر اور باہر حاکم کے جرائم کا پردہ فاش کیا۔ "ایرانی قوم مطمئن رہے کہ دیر یا سویر کامیابی آپ کے ساتھ ہے ، شاہ حکومت کے ساتھ قومی صلح وآشتی چاہتا ہے کہ ایران کی شریف روحانیت اور سیاسی حضرات کو اپنے قتل عام میں شریک کرنا چاہتا ہے لیکن اس کا فریب بہت جلد برملا ہو جائے گا۔" "ان كيد الشيطان كا ضعيفاً" دنیا جان لینا چاہئے کہ ایران کی کھلی سیاسی فضائیہ

۱۔ وہی ماخذ، ج ۳، ۲۰۰ اور ۱۹۰۔

۲۔ در جستجو راہ از کلام امام، سہلواں دفتر، ص ۴۹۷۔

ہے اور یہ ہے شاہ کی آزاد حکومت شاہ ا اور اس کی حکومت کی نظر میں دین مبین اسلام پر عمل کرنے کی کیفیت یہ ہے [1]۔ (۱۴۔۷۔۱۳۵۷ش، مطابق ۹۔۹۔۱۹۹۶ء)۔

ب۔ بحران کے اندازہ میں تبدیلی: ہر واقعہ اس بات سے مربوط ہے کہ اس کا کس چیز سے موازنہ کیا جائے بڑا یا چھوٹا ہے ،امام خمینیؒ بہت ساری مشکل کا اندازہ لگا کر جو اسلامی انقلاب کی راہ میں پیش آئی معصوم پیشوا کے زمانہ کی مشکلوں سے موازنہ کر کے یا اسلامی انقلاب کے مقاصد سے موازنہ کر کے اس کی مشکلات کو لوگوں کی نظر میں معمولی بنایا اور ان مشکلات کو تحمل کرنا آسان کر دیا مثال کی طور پر قم کے مدرسہ فیضیہ میں ععوام اور طلاب کے قتل عام کے واقعہ میں نوروز کے دن ۱۳۴۲ش، مطابق ۱۹۶۳ء میں لوگوں پر عجیب دہشت سایہ فگن تھی تو آپ نے مختصر فرمایا: ناراض اور پریشان نہ ہوں ، مضطرب نہ ہوں، خوف و دہشت کو اپنے اندر سے دور کریں ،آپ لوگ ایسے رہبروں کے ماننے والے ہیں جنہوں نے مصائب و آلام کا ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے کہ جو آج ہمارے ساتھ جو ہو رہا ہے یہ ان لوگوں کے زمانے کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہے ، ہماری عظیم پیشواؤں نے عاشورا اور گیارہ محرم کی شب یکے بعد دیگر گزاری ہے [2]۔ (نوروز ۱۳۴۲ش، مطابق ۱۹۶۳ء)۔

ج۔ لوگوں کے دلوں سے خوف کو دور کرنا: امام خمینیؒ نے انہی تقریروں کے سلسلہ کو جاری رکھتے ہوئے لوگوں کے دلوں میں حکومت کی طرف سے لوگوں کے قتل کی وجہ سے جو خوف پیدا ہو گیا تھا اس طرح دور کرتے ہیں۔ "۔۔۔آپ لوگ کس بات سے ڈر رہے ہیں؟ کیوں پریشان ہیں ؟ یہ سب ان لوگوں کے لئے عیب ہے جو امیر المومنین ،امام حسن اور امام حسین کی پیروں کا دعوی کرتے ہیں۔ایسے رسوا کن ، شرمناک حاکم حکومت کی گھناونی حرکتوں کے مقابلہ میں ہار جائیں [3]۔ (نوروز ۱۳۴۲ش، مطابق ۱۹۶۳ء)۔

د۔ امید جگانا: امام خمینیؒ ہر بحران کے پیچھے لوگوں کے اندر امید کی لہر دوڑاتے تھے ۔مثال کے طور پر ۱۷ شہریور کے قتل عام کے بعد جو آپ نے اس قوم کی تسلی اور تسکین کے لئے بیان دیا ہے اس طرح ذکر ہوا ہے " باطل پر حق کی کامیابی بہت نزدیک ہے۔

اس کے بعد اس بات کی گنجائش ہے کہ ہم لوگ اپنے سارے کاروبار چھوڑ دیں ،ہمیشہ کے لئے نہیں، بہت جلد جابر حاکم

---

[1]۔ صحیفہ نور، ج۱، ص ۴۷۵۔

[2]۔ نہضت امام خمینیؒ، سید حمید روحانی، ج۱، ص ۳۵۸۔

[3]۔ وہی ماخذ۔

سرنگوں ہو جائے گا[1]۔ (۲۱؍۶؍۱۳۵۷ش؍ مطابق ۱۲؍۹؍۱۹۹۶ء)۔

۳۔ بحران کو حل کرنے کے لئے اقدام:

حاکم بحران سے مقابلہ کرنے کے لئے امام خمینیؒ نے اس طرح عمل کیا:

الف۔ لوگوں کو آمادہ کیا: امام خمینیؒ نے طاغوتی حکومت سے جنگ اور مقابلہ کرنے کے لئے سارے لوگوں کو آمادہ کیا، شہری، دیہاتی، مرد و عورت، چھوٹے بڑے، جاہل عالم، روحانی، طالب علم، کام کرنے والوں کو یعنی سب کے سب آمادہ ہوگئے تاکہ شاہ کو نکال باہر کرکے اسلام کا نظام حاکم کردیں۔ لوگوں کو آمادہ کرنے کے سلسلہ میں آپ کے بیان کا ایک نمونہ یہ ہے:

"اس وقت تام مسلمانوں بالخصوص سیاسی اور روحانی پارٹیوں اور قوم کے بزرگوں کا فریضہ بہت سنگین ہے، ہماری قوم دوراہ پر ہے شاہ کو نکال باہر کرنے میں کامیابی اور توفیق یا آخر تک ان منحوس حکومت کے زیر اثر تباہ ہونا ہے، ہماری ایرانی قوم کبھی ذلیت ورسوائی برداشت نہیں کرے گی[2]۔ ۱۵؍۶؍۱۳۵۷ش؍ ۶؍۹؍۱۹۹۶ء۔

ب۔ ثابت قدمی اور دباو میں نہ آنا: طاغوتی حاکمیت کے بحران کا مقابلہ کرنے میں امام خمینیؒ کسی مشکل سے ڈرتے نہیں تھے۔ حکومت کی قید و بند کی صعوبت برداشت کی اور موت کی حد تک آگے بڑھے اور اپنے سیاسی مقابلہ کے دوران اپنے لئے قتل اور مرڈر کیے جانے جیسے خطروں کا سامنا کیا آپ کے شہید فرزند مصطفیٰ کی شہادت نے آپ کو مقصد سے نہ روک سکی۔ ۱۷ شہریور ۵۷ش؍ مطابق ۸؍دسمبر؍۱۹۹۶ء کے دردناک واقعات نے آپ کے آہنی ارادوں کو سست نہیں کیا "قومی آشتی نامی حکومت" کی دھوکہ دھڑی اور فریب کاری اور شاہ کے توبہ کرنے سے گھبرائے نہیں، ہویدا اور نصیری جیسے جرائم پیشہ کی گرفتاری کی چالیں بیکار ہوئیں اور بعض دوست نما افراد کا یہ کہنا کہ شاہ سلطنت کرے نہ حکومت وغیرہ جیسی باتوں سے آپ کا عزم کمزور نہ پڑا، ان سب سے اہم خشک مقدس افراد کی تہمتیں اور میدان نہیں چھوڑا اور فریضہ الٰہی کو مکمل طور پر دینے تک ڈٹے رہے۔

ج۔ مضبوط استدلال: اگرچہ لوگوں کے لئے امام خمینیؒ کا حکم اور دستور دلیل و حجت شمار ہوتا تھا، لیکن امام اس بات کے پابند تھے کہ اپنے دستورات اور مقابلوں کا فلسفہ لوگوں میں بیان کریں، "ایران کی اصل شہنشاہی حکومت اور سلطنت کا مخالف ہوں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ سلطنت ایک قسم کی حکومت ہے جو لوگوں اور عوام کی آراء کے سہارے نہیں ہے بلکہ ایک شخص طاقت، تلوار اور بندوق کے بل بوتے پر برسر اقتدار آتا ہے، پھر اسی نیزہ کی نوک پر "قوانین" کی بنیاد پر قانونی حق جانتے ہو حکومت کی باگ دوڑ اپنے خاندان میں لوگوں پر زبردستی مخصوص کرتا ہے، فطری بات ہے کہ وہ حاکم جو نیزہ کی نوک کے سہارے یا میراث بناکر اقتدار

---

[1]۔ صحیفہ نور، ج۱، ص ۵۷۷ اور ۴۹۸۔

[2]۔ وہی ماخذ، ج۱، ص ۵۷۶۔

سنبھالے گا اور لوگوں کی آراء کی پرواہ نہ کرے وہ لوگوں کے نفع میں قانوں کا اجراء کرنے یا بنانے کا ذمہ دار نہیں ہوگا، پوری تاریخ میں سلطنت کا خومار اس کے سوا کچھ نہیں رہا ہے[1]۔ (۹؍۴؍۱۳۵۷ش؍ مطابق ۵؍۲؍۱۹۹۶ء)۔

د۔ حد درجہ قربانی: امام خمینیؒ معصوم پیشواوں کو آئیڈیل بنائے ہوئے جنہوں نے اپنی ساری ہستی خدا کی راہ میں قربان کردی ہے آپ نے اپنی پوری ہستی الٰہی فرائض کی انجام دہی میں لگادی اور لوگوں سے بھی یہ مطالبہ کرتے رہے۔ ہم لوگ پیغمبر اکرمؐ کی ماننے والے ہیں ہم لوگ حضرت امیر کے ماننے والے ہیں۔ حضرت ابا عبداللہ الحسینؑ کے ماننے والے ہیں پھر ڈر کس بات کا؟ خود کو قتل ہونے کے لئے آمادہ کرو، قید ہونے، سیاسی بننے، خود کو مار کھانے، توہین برداشت کرنے کے لئے آمادہ رکھو، خود کو اسلام کے دفاع اور در پیش مشکلات کے لئے آمادہ رکھو[2]۔ (۲۹؍۱۲؍۱۳۴۱ش؍ مطابق ۱۹؍۳؍۱۹۹۶ء)۔

۴۔ موقفوں کی مضبوطی:

امام خمینیؒ شہنشاہی نظام کے زوال کی بعد طاغوت کے دوبارہ آنے کی روک تھام کرنے کے لئے اپنے موقف کو مضبوط کرنا شروع کردیا اور اس سلسلہ میں آپ نے مندرجہ ذیل اقدامات کئے:

الف۔ حقائق بیان کئے جائیں: امام خمینیؒ کی تقریروں کا قابل ذکر حصہ طاغوت سے مقابلہ کے دوران اور اس کے بعد اس حکومت سی متعلق حقیقتوں کو فاش کرنا تھا۔ اپ جانتے ہیں کہ ایرانی قوم ان ۵۰ اور کچھ برسوں میں اس خاندان کے ظلم و زیادتی کا نشانہ بنی رہی کہ آج یہ قوم اپنے آزادی سے بھی محروم رہی اور ہمارے ملک کا استقلال بھی جاتا رہا ہے، ان لوگوں نے کتنے مصائب جھیلے ہیں، سارے کے سارے دباو اور اذیت میں تھے، ماہرین اسرائیل سے سزا کے طریقے لائے تھے... (جیسا کہ ہم سے نقل کیا ہے) بعض روحانیوں کے پاوں کو آرے سے کاٹ دیا اور بعض کو جلتے توے پر رکھ دیا اور اس میں بجلی جاری کردی[3]۔ (۵؍۱۲؍۱۳۵۷ش؍ مطابق ۲۶؍۲؍۱۹۹۶ء)۔

ب۔ حفاظتی تدبیریں: ایک اہم آفت جو سابق علماء کے کامیاب قیام کو چیلنج کر رہی تھی وہ قیام کے نتائج کی پاسداری کے لئے حفاظتی تدبیر وش کا کمزور ہونا یا نہ ہونا تھا۔ امام خمینیؒ نے اس نکتہ کے پیش نظر کامیاب اسلامی انقلاب کی پاسداری کے لئے تدبیریں کیں۔ انقلابی تنظیوں کی تاسیس اور ان سب کی سر فہرست انقلاب اسلامی کے پاسداروں کی فوج کے ذریعہ سینکڑوں چھوٹے اور بڑے دشمن کی سازشوں اور چالوں کے بیکار کیا۔ خبر رساں مراکز کی تاسیس کی بھی دشمنوں کی چالوں کو بیکار بنانے میں بہت اہمیت کی حامل رہی ہے۔ اسی طرح طاغوتی حکومت کے بہت سارے اعلی عہدیداروں کو پھانسی دینا اس حکومت کی دوبارہ

---

[1]۔ در جستجو راہ از کلام امام، ۱۶ دفتر جلد کی پشت۔

[2]۔ کوثر، ج۱، ص۵۲۔

[3]۔ صحیفہ نور، ج۳، ص۳۳۱۔

واپسی کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے روک دیا۔

ج۔ قانونی تثبیت: باوجودیکہ بہت سارے انقلابوں میں برسہابرس تک ضروری شرائط اور راہوں کے نہ ہونے کے بہانہ کوئی انتخاب ہی نہیں ہوا، اسلامی انقلاب کی کامیابی کے پہلے ہی سال سے لوگوں کے عظیم گروہ کی شرکت کی ساتھ متعدد انتخابات کہ عموہ طریقہ سی وہ لوگ شریک ہوئے جو امام خمینیؒ کی دعوت پر میدان میں آئے تھے، نظام کی نوعیت (جمہوری اسلامی) قرار دیا گیا اور اساسی قانون تدوین ہوا اور لوگوں کی رائے سے منظور ہوا—پارلیمنٹ ریاست جمہوری (صدر جموریہ) و۔۔۔ ملک میں تمام قانونی ارکان کو عملی جامہ پہنایا گیا۔

د۔ تجربوں کی حفاظت: امام خمینیؒ تجربوں کی حفاظت پر تاکید کرتے تھے کہ اس کا ایک جلوہ انقلاب اسلامی کی تاریخ کی حفاظت میں تلاش کیا جاسکتا ہے۔ بطور مثال آپ نے اپنے ایک شاگرد کو جو اسلامی انقلاب کی تاریخ لکھ رہا ہے لکھتے ہیں:

تم سے میں یہی چاہتا ہو کہ اس سلسلہ میں جہاں ہوسکے کوشش کرو تا کہ لوگوں کے قیام کا مقصد معین کرسکو، کیونکہ ہمیشہ مورخین انقلابوں کے اہداف کو اپنے اغرابض کا نشانہ بناتے رہے ہیں یا پھر ان کے ارباب انہیں ذبح کردیتے ہیں۔آج بھی لوگ ہمیشہ انقلابوں کی تاریخ ایران کے اسلامی انقلاب کی تاریخ لکھتے میں مشغول ہیں جو مشرق و مغرب کی افکار سے متاثر ہیں[1]۔ (۲۵؍۱۰؍۷ ۱۳۶ش ء، مطابق ۱۵؍ا؍۱۹۸۸ء)۔

دوسرا نمونہ۔ لیبرل حاکمیت کا بحران اور ان کے ہم پیمان چھوٹی:

چھوٹی پارٹیوں کی دھوکہ بازی۔ اسلامی انقلاب کی کامیابی کے آغاز سے بہار کے آخر تک ۱۳۶۰ش ء ۱۹۸۸ء ملک کے اعلی عہدیداروں کا عظیم حصہ لیبری لوگوں پر مشتمل تھا۔ لیبرل افکار والے ایک طرف مغرب پرست خصلتوں کی وجہ سے اور مدیریت کی توانائی نہ رکھنے اور دوسری طرف سیاسی تدبیر کی وجہ سے باعث ہوئے کہ غیر صالح سیاسی گروہوں یہاں تک کہ جدائی ڈالنے والا گروہ کو بھی مضبوط بنانے کی کوشش کی نتیجہ یہ ہوا کہ حزب اللہ بھی اس لحاظ س کہ اسلامی انقلاب کی بنیاد کو خطرہ محسوس کرے تو ناراض ہو جائے اور امریکہ کے کھلے اور چھپے ہوئے آلہ کار اہم اہم عہدوں پر آجائیں۔

وسیع پیمانہ پر مسئولین اور حکومت کے اعلی عہدیداروں کے درمیان اختلاف کا ہونا اور اس کا لوگوں کے درمیان آنا باعث ہو کہ اجتماعی اور سماجی اتحاد خطرہ میں پڑ جائے اور اسلامی انقلاب کو شکست دینے والی دشمن کی ہوس آمیز نظر چکاچوند ہو جائے۔ اس طرح سے منافقین کے کٹھ پتلی ادارہ حرکت میں آجائے اور جمہوری اسلامی حکومت کے ساتھ مسلحانہ جنگ کا اعلان کردے اور

---

[1]۔ نہضت امام خمینیؒ، ج ۳، ص ۱۶۔

موسم گرما ۱۳۶۰ش ۱۹۸۱ء اور اس کے بعد مہینوں اور برسوں میں سینکڑوں ذمہ داروں اور عوام کو شہید کر ڈالا[1]۔

امام خمینیؒ کے اس بحران سے مقابلہ کرنے کے مرحلے مندرجہ ذیل ہیں :

ا۔ مسئلہ کی شناخت :

الف۔ انرونی شناخت : لیبرل افراد کی ایک کلی تقسیم بندی میں مذہبی اور غیر مذہبی دو گروہ میں تقسیم ہوئے ہیں ۔ غیر مذہبی لیبرل کی ذمہ داری، ملی گرایان اور قومی محاذ اور قومی ڈیموکریسی محاذ کی طرح روشن ہے۔اور امام خمینیؒ کے بقول وہ لوگ ابتداہی سے خراب تھے [2]۔ لیکن مذہبی حریت پسند گروہ کی صورتحال کچھ الگ تھی۔ یہ لوگ ابتداء میں تایئد کے ساتھ حضرت امام خمینیؒ کی تشویش کا بھی باعث بنے ،انقلاب کے رہبر امام خمینیؒ امید کر رہے تھے کہ ان لوگوں کو وعظ و نصیحت کے ذریعہ اسلامی مسائل اور قانوں پر عمل کرنے کی وعوت دی جاسکتی ہے۔ لیکن ان کی غلط رفتار سے امام خمینیؒ کی تشویش میں روز افزوں اضافہ ہوتا رہا۔ یہاں تک آپ نے اپنی شرعی ذمہ داری اس بات میں دیکھی کہ "منافقین کے ہم پیانوں اور قومی محاذ" کی تائید کرنے سے اجتناب کریں [3]۔

ب۔ ماحول کی شناخت : امام خمینیؒ حریت پسندوں کی امرکہ سے وابستگی کو بخوبی جان رہے تھے اور مثال کے طور پر امریکی سفارت خانہ پر قبضہ کرنے دو دلیل سے مخالفت کر رہے تھے۔پہلی دلیل یہ ہے کہ وہ امریکہ سے وابستگی کی بناپر ملک کے استقلال کا خاتمہ کرنا چاہتے تھے اور دوسرے یہ کہ ان ریکارڈ جاسوسی کے اڈہ کی اسناد و مدارک کے درمیان نکل نہ آئے اور ان کی حقیقی پہچان نہ ہو جائے [4]۔

ج۔ تاریخی شناخت : امام خمینیؒ ملی گرایان او رمذہبی حریت پسندوں کی مکمل شناخت کے ساتھ ان لوگوں کو تقریباً امیر المومنینؑ کے عصر کے خوارج کی طرح جانتے تھے۔ "میں اس کی جڑوں کو پہچانتا ہوں ایک گروہ تو اسلام اور اسلامی روحانیت کا زبردست مخالف تھا، وہ ابتداء سے ہی مخالف تھا۔ یہ اس زمانہ میں تھا کیہ یہ لوگ فخر کرتے ہیں کہ اس کے (مصداق) وجود سے وہ

---

[1]۔ مزید مطالعہ کے لئے ملاحظہ ہو ۱۳۵۹ سفند کا فتنہ، تہران جمہوری اسلامی ایران کی عدالت ۱۳۶۱۔

[2]۔ صحیفہ نور، پہلا ایڈیشن، ج۱، ص۱۶۔

[3]۔ وہی ماخذ، ج۱۵، ص۱۴۔

[4]۔ وہی ماخذ، ج۱۵، ص۶۵۔

بھی مسلم نہ تھا۔۔۔؛ لیکن ان نمازیوں کے ساتھ کیا کریں ؟ یہی نمازی جن کے مقابلہ میں حضرت علیؑ سے سست پڑ گئے اور کوئی کام نہ کر سے۔۔۔[1]۔

د۔ عقلی شناخت: امام خمینیؒ حریت پسندوں کے بہت سارے اعتراضات کا عقل پسند جواب دیتے ہیں مثال کے طور پر اس سوال کا جواب جو حریت پسندوں نے رجائی کی حکومت پر اعتراض کیا تھا، فرماتے ہیں !

نہ کہو کہ تم نہیں کر سکتے تم (حریت پسند) بھی نہیں کر سکتے مگر یہ امکان ہے کہ ایک تباہ شدہ حکومت کی طرح جو ہمارے لئے چھوڑا ہے اور تم (حریت پسندوں نے ہر روز بد سے بدتر کر دیا ہے اور خراب کرتے جا رہے ہو،۔۔۔ مگر امکان ہے کہ آقا رجائی رجائی اتنی جلدی مملکت کی اقتصادی حالت بہتر کریں، تم لوگ یکبارگی آکر پوری ایران کی کسانی ک۔ درست کر سکتے ہو یہ سارے بیکار افراد جو انگلینڈ اور امریکہ میں زیادہ سے زیادہ ہیں اور جو لوگ تمہارے قبلہ ہیں وہ تو حل نہ کر سے تم لوگ حل کر سکتے ہو ؟[2]

ھ۔ شرعی شناخت: جیسا کہ جریت پسندوں کی اندرونی شناخت کے بارے میں گزر چکا ہے امام خمینیؒ کا ان سے برتاو کی اصل وجہ ضرعی فریضہ کے احساس کے بارے میں ہے۔

۲۔ آمادگی ایجاد کرنا:

حریت پسندوں کی حاکمیت سے مقابلہ کرنے اور ان کے حذف کرنے کے عواقب کے لئے راہ ہموار کرنے میں مسلحانہ اعلان جنگ پر تمام ہوا امام خمینیؒ نے مندرجہ ذیل اسباب کی رعایت کی :

الف۔ حوصلہ کا تحفظ: امام خمینیؒ حریت پسندوں اور منحرف و گمراہ پارٹیوں کے کرتوت سے خون کے آنسو روئے ہیں لیکن آپ نے کبھی بھی اس درجہ ناراض اور غضب ناک نہیں ہوئے ہیں کہ کوئی حکم صادر کر دیتے کہ شرمندگی ہو ! مثال کے طور پر امام خمینیؒ نے مورخہ ۱؍۴؍۱۳۶۰ش ،مطابق ۲۴؍۳؍۱۹۸۱ء کی آپنی تقریر میں یعنی ملک کے سیاسی اقتدار سے حریت پسندوں تو مکمل طور الگ کرنے کے ایک روز بعد، منافقین کے مسلحانہ جنگ کا اعلان کرنے اور ان کے ذریعہ نسبتاً وسیع پیمانہ پر افراتفری مچانے کے ایک دن بعد فرماتے ہیں :

یہ لوگ ایک معمولی گروہ ہیں کہ اگر چنانچہ یہ مصلحت۔۔۔ کہ ہمارے فریب خوردہ جوان اسلام کی طرف پلٹ آئیں اگر یہ نہ ہوتا تو ان کی ذمہ داری بہت جلد معلوم ہو جاتی اور قوم بھی مجھ سے فریاد کرتی اور چاہتی ہے کہ میں ان کی تکلیف معین کروں۔۔۔[3]؛ یہاں تک کہ امام خمینیؒ منافقین کے ہاتھوں شہید رجائی اور باہنر کی شہادت کے بعد، محکموں کا آگاہ کرتے ہیں لیکن ایسا

---

[1]۔ وہی ماخذ، ج ۱۵، ص ۱۵ اور ۱۶۔

[2]۔ وہی ماخذ، ج ۱۵، ص ۱۵ اور ۱۸۔

[3]۔ وہی ماخذ، ج ۱۵، ص ۳۱۔

نہ ہو کہ یکبارگی کنٹرول ختم ہو جائے اور اسلام کے قانوں کے علاوہ پر عمل پیرا ہو جائیں اور بے توجہی اور عدم دقت کی بناپر بے گناہ افراد گرفتار کئے جائیں۔ بلکہ غیظ و غضب سے دور رہ کر اسلام کے معیاروں کے مطابق عمل کریں یہاں تک کہ جس طرح اب تک اسراء (معمولی گروہ) کے ساتھ اچھا سلوک کر رہے تھے، زیادہ سے زیادہ حسن سلوک سے پیش آئیں اور شرعی سزاوں سے آگے نہ بڑھیں[1]۔

ب۔ اندازہ بحران میں تبدیلی: امام خمینیؒ بیگانہ ریڈیو کے جو حریت پسندوں اور ان کے بھی خواہوں کی سازشوں کو بڑا دکھانے میں لگا ہوا تھا کہ برعکس اس بات پر اصرار کر رہے تھے کہ ان سازشوں کو ہماری مسلمان بھائیوں کی اسلام طلب عظمت کے پیش نظر معمولی بنا کر پیش کریں۔ایران منافقین کے بم رکھنے کے لئے "چار عدد فائرینگ" چار عدد وافوری اور جرائم پیشہ ملک سے باہر انقلاب مخالفین کے سربراہوں کے لئے اور ایک دیولیہ گروہ بھی یہاں لباس بدل کر یا پھر عورتوں کے لباس میں فرار کرگئے ہیں[2]۔ ان کے لئے انتہائی درجہ توہین امام خمینیؒ کے توسط اور بحران کو معمولی بتانا (کہ اسلامی انقلاب کی عظمت کے مقابلہ میں معمولی تھا بھی) جیسی تعبریں استعمال کرتے تھے۔

ج۔ دل سے خوف نکالنا: ۱۳۶۰ش ۱۹۸۱ء کے موسم گرما میں حریت پسندوں کو الگ کر دینے کی وجہ سے بحران اپنے شباب پر تھا۔ منافقین ان کے ہم پیمان ہونے کے عنوان سے تہران اور ملک کے تمام شہروں میں کافی مقدار میں بم بلاسٹ اور مڈر کیا تھا ایسے حالات میں امام خمینیؒ نے نہ صرف ایرانی عوام بلکہ پوری عالم اسلام کو اتحاد و یکجہتی کی اور اسلام کا دفاع کرنے کی دعوت دی اوطاقتوروں سے خوفزدہ نہ ہونے کا پیغام دیا۔ "آگاہ ہو جاوا ے دنیا کے مسلمانوں اور اقتدار کے مالک افراد کے زیر سایہ رہنے والے کمزور انسانو! اٹھو اور دنیا کے سوپر طاقت سے خوف نہ کھاو کہ یہ صدی خداوند متعال کی مرضی سے کمزور انسانوں کے طاقتوروں پر اور حق کے باطل پر غلبہ کی صدی ہے[3]۔ (۱۵،۶،۱۳۶۰ش، مطابق ۶،۹،۱۹۸۱ء)۔

د۔ امید پیدا کرنا: انقلاب مخالف کے عروج کے زمانہ میں اور اس دور میں جب مادی محاسبات کے لحاظ سے مادہ پرستوں کی طرف سے حکومت سے حکومت کے گرنے کا ہر آن احتمال اور خطرہ پایا جارہا تھا تو امام خمینیؒ لوگوں کو اس طرح امید دلاتے ہیں: ہم نے امریکہ کے خلاف اپنا غیر محفوظ اور سخت مقابلہ شروع کر دیا ہے اور امید کرتا ہوں کہ ہمارے فرزند آزادی کے ساتھ ستمگروں کے تسلط سے خود کو نکال کر پوری دنیا میں توحید کا پرچم لہرادیں گے ہمیں یقین ہے کہ اگر ہم لوگ صحیح طریقہ سے اپنے فریضہ پر کہ ظالم اور جرائم ہمیشہ امریکہ کے خلاف مقابلہ اور جہاد ہے، عمل کرتے رہے تو ہمارے فرزند کو کامیابی نصیب ہو گی[4]۔

---

[1]۔ وہی ماخذ، ج۱۵، ص۱۲۰۔

[2]۔ وہی ماخذ، ج۱۵، ص۸۴ اور ۸۷۔

[3]۔ وہی ماخذ، ج۱۵، ص۱۲۵۔

[4]۔ وہی ماخذ، ج۱۵، ص۱۲۵۔

(۱۵؍۶؍۱۳۶۰ش؍ مطابق ۶؍۹؍۱۹۸۱ء)۔

۳۔ بحرانوں کو حل کرنے کا اقدام:

الف۔ لوگوں کو تیار کرنا: امام خمینیؒ حریت پسندوں کی حکومت کے خاتمہ کے موقع پر ان کی سازشوں کو نقش بر آب کرنے اور تمام انقلاب مخالفین کی چالوں کو بیکار بنانے کے لئے لوگوں کو آمادہ کرتے تھے۔ آپ عزیز مسلم عوام کا میدان میں آنا کہ تاریخ کے ظالموں اور حیلہ گروں کی سازشوں کو ناکام بناتا ہے۔ یہ آپ کا میدان میں آنا منافقین اور ان کے ہمنواوں کے چہرہ پر مایوسی نظر آرہی ہے آپ بہادر اور باایمان عوام کی شرکت اسلام کے خالص خدوخال اور خدا پر توکل کے ساتھ پوری دینا میں حاکم بنا رہے گی۔ اپنی پوری طاقت کے ساتھ میدان میں جمع رہو کہ آپ کے ساتھ کوئی بھی کچھ نہیں کرے گا اور آپ لوگوں کی مدد سے رسول اکرمؐ اور ائمہؑ کے سارے دشمن نابود ہو جائیں گے[1]۔ (۲۸؍۳؍۱۳۶۰ش؍ مطابق ۱۸؍۶؍۱۹۸۱ء)۔

ب۔ ثابت قدمی اور اٹل فیصلہ: امام خمینیؒ انقلاب مخالفین لیبرل کے ہم پیمان کی سازشوں اور چالوں کے سامنے کبھی بے جا ترحم کا شکار نہیں نہیں اور دشمنوں کے پروپیگنڈوں کا آپ پر کوئی اثر نہ ہوا اور آپ لیبرل دوست نما منافقین کے بھی خواہوں اور مفسد انقلاب مخالفین کے زیر اثر نہ آئے۔ ناچیز انقلاب کی عدالتوں سے چاہتا ہوں کہ عدل اسلامی کی رعایت کرتے ہوئے انقلابی ثابت قدمی کے ساتھ فصلوں اور کھیتوں کو تباہ وبرباد کرنے والے مفسدوں کے ساتھ قرآن مجید کے احکام پر عمل کرتے ہوئے ان کے بارے میں حکم کا اجراء کریں اور انہی لوگوں کی یاوہ گوئی پر جو اسلامی حدود کی رعایت نہیں کرتے کان نہ دھریں اور ان کی جھوٹی باتیں نہ سنیں کہ اسلامی حدود، قصاص اور تعزیر کا اجراء ملک کی حیات اور اس کے نظام کی بقا کا ضامن ہے نیز اس امر میں کوتاہی اور سستی تیز دانتوں والے چیتے پر رحم کھانا ہے[2]۔ (۱۸؍۴؍۱۳۶۰ش؍ ۹؍۷؍۱۹۸۱ء)۔

ج۔ محکم استدلال: لیبرل پارٹی کا ایک منحوس کارنامہ روحانیوں پر حملہ تھا، امام خمینیؒ نے اس قسم کے حملوں کے سلسلہ میں خواہ لیبرل کی طرف سے ہو یا کسی دوسرے کی طرف محکم استدلال کے ساتھ جواب دیا کہ ہم اس کام نمونہ مورخہ ۶؍۳؍۱۳۶۰ش؍ مطابق ۲۷؍۷؍۱۹۸۷ء کی تقریر آپ کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ حضرت امام صادقؑ کے زمانے سے یہی علما اور روحانی حضرات تھے جنہوں نے اسلام کے احکام کو دست بہ دست دستہ بندی کی اور نسلوں تک منتقل کیا ہے اور اس طرح ہم تک پہونچا ہے یہی علما تھے جنہوں نے پورے ۵۱ سال آپ لوگ گواہ ہیں کہ انہوں نے متعدد بار قیام کیا لیکن اساس ان کے ہاتھ میں بہت زیادہ نہیں تھی وہ نہ کرسکے۔۔۔ اور اس آخری دو برسوں میں روحانیوں سے آغاز ہوا ان لوگوں کی آواز پر عوام کوچہ و بازار میں آئے ہیں۔ اس طرح رضاکارانہ طور پر مرنے کے لئے تیار تھے۔۔۔ اگر اس گروہ کو الگ کردیں تو پھر ۵۰ سال کے بعد

---

[1]۔ وہی ماخذ، ج۱۵، ص ۲۳۔

[2]۔ وہی ماخذ، ج۱۵، ص ۷۰ اور ۷۱۔

اسلام کا نام و نشان باقی نہیں رہے گا۔۔۔ یہ لوگ آپ حضرات کو میدان میں لائے ہیں اور وزیر اور نمائندہ وغیرہ وغیرہ بنایا ہے یا بالفرض اس سے بالاتر...[1]۔ (۶، ۳، ۶۰ھ ش، مطابق ۲۸، ۸، ۱۹۸۱ء)۔

د۔ حد درجہ قربانی: امام خمینیؒ حریت پسندوں کے لیڈروں اور ان کے ماننے والوں سے مقابلہ میں حد درجہ قربانیاں دیں ہیں " ۲۷ افراد کی شہادت کا داغ سہا ہے۔ رجائی، باہنر اور ہزاروں مسلمانوں اور کمزور انسانوں کا ایک یہ بھی مسئلہ تھا۔ لیکن کچھ ناقابل ذکر پہلو بھی ہیں اور وہ دباؤ ہے جو لیبرل کی طرف سے امام خمینیؒ کی روح اور قلب پر پڑا ہے اور آپ نے اسلامی مصلحتوں کی حفاظت کی خاطر دراز مدت تک اسے برداشت کیا۔ محسن رضائی جب پوری سپاہ کی خبر کی ذمہ داری رکھتے تھے اور بنی صدر کی شورای انقلاب کے بعض اراکین کے ساتھ کشمش کا تازہ تازہ آغاز ہوا تھا کہتے ہیں ہم میں سپاہ کی شورائے عالی کے بعض دوستوں کے ہمراہ امام کی خدمت میں پہونچا تاکہ آپ سے رہنمائی حاصل کروں امام نے ہ فیصلہ کرنے کے باوجود کہ اس کشمکش کے بارے میں کوئی گفتگو نہیں کروں گا ہمارے خاص جذبہ کو دیکھتے ہوئے یہی فرمایا: "میں آپ لوگوں کو صبر و پائیداری کی تاکید کر رہا ہوں۔۔۔ ان مسائل اور اسلام سے متعلق آج میرے کچھ نظریات ہیں لیکن میں نے اسلام کی حفاظت کی خاطر جگر پر دانوں کو رکھ لیا ہے۔ میں آپ لوگوں سے بھی یہی چاہتا ہوں اور صبر و تحمل اور پائیداری کی امید رکھتا ہوں"[2]۔

۴۔ مواقف کی مضبوطی:

الف۔ حقائق کا فاش کرنا: امام خمینیؒ لیبرل کے بحران کی دوبارہ واپسی کو روکنے کے لئے ان میں سے کچھ لوگوں اور ان کا دفاع کرنے والے راز کو فاش کرتے ہیں۔ اس وقت مغرب اور مشرق دونوں نے یہ طے کر لیا ہے کہ جیسے ممکن ہو اسلامی انقلاب اور خالص محمدی اسلام کو نابود دینا ہے اگر فوجی طاقت سے کر سکے جو نہ ہو سکا تو اپنی گھٹیا تہذیب کو عام کر کے اور قوم کو اسلام اور قومی تہذیب سے دور کر کے اور ان سے کچھ نہ ہو سکا تو ضمیر فروش منافقین اور حریت پسند نام نہاد اور بے دین مسلمانوں کے ذریعہ کہ ان کے لئے بے گناہ افراد اور علماء کا قتل کرنا بہت معمولی بات ہے۔ اعلی عہدیداروں کے گھروں اور اداروں و مراکز میں رسوخ کرتے ہیں تاکہ اپنے ناپاک ادادوں میں کامیاب ہو سکیں۔۔۔ ہم ان لوگوں کے شدید دشمن ہوں جن کے امریکہ کا تعاون کرنے کے سلسلہ میں ریکارڈ کھل گیا ہے۔۔۔ جو لوگ منافقین اور لیبرل کا دفاع کرتے ہیں ہماری شہید دینے والے عزیز قوم کے اندر رسوخ کرنے کا کوئی راستہ نہیں ہے[3]۔

ب۔ حفاظتی تدبیریں: امام خمینیؒ نے لیبرل (حریت پسندوں) کی بحران کو دوبارہ پلٹنے سے روکنے کے لئے مختلف تدبیریں

---

[1]۔ وہی ماخذ، ج ۱۴، ص ۲۴۲ اور ۲۴۱۔

[2]۔ پابہ پای آفتاب، ج ۳، ص ۱۷۱۔

[3]۔ صحیفہ نور، ج ۲۱، ص ۱۰۸۔

کیں کہ ان میں ایک اہم اور کلیدی عہدوں کو روحانیوں کے حوالہ کرنا تھا۔ جاننا چاہیے کہ امام خمینیؒ جب نجف ارو پیرس میں تھے تو آپ نے اظہار فرماتے تھے کہ روحانیوں کا کام اجرائی کاموں سے بالاتر ہے اور اسلام کی کامیابی کے بعد وہ لوگ اپنے اپنے کاموں میں لگ جائیں گے لیکن "جب ہم آکر معرکہ میں داخل ہوئے تو فکر کیا کہ اگر میں سارے روحانیوں کو مسجد میں جانے کو کہتا ہوں تو یہ ملک امریکہ اور روس کا لقمہ بن جائے گا۔ ہم نے تجربہ کیا اور دیکھا ہے کہ جو لوگ سر برآوردہ ہیں شمار ہوئے ہیں وہ روحانی نہیں تھے جبکہ ان میں سے بعض دیندار بھی تھے۔ اس باب سے {کہ شائستہ طور پر وہ لوگ ملک کے استقلال اور اس کی آزادی کے لئے حرکت نہیں کرتے تھے} ہم نے اس بات کی کوشش کی ہمارا صدر جمہوریہ علماء میں سے ہو۔۔۔ ہم لوگ مصلحتوں کی فکر میں ہیں نہ اپنی بات کے آگے بڑھنے کی۔۔۔[1]۔

ج۔ قانونی حیثت : امام خمینیؒ خواہ حریت پسندوں کی حکومت کے دور می ں ہو خواہ اس کے بعد ہمیشہ حکومتی اداروں کے قانون کو ثابت کرنے کے سلسلہ میں حمایت کرتے تھے۔ بنی صدر کے معزول ہونے کے بعد بھی محدودیت میں جدید صدر جمہوریہ کے انتخاب کی ترتیب پیش کی اور منظّم طور پر پارلیمنٹ کا انتخاب عمل میں آیا اور تمام امور روز بروز قانون مند ہو گئے۔ اس طرح آپ اسلامی حکومت کے اختیارات کی وضاحت کرتے ہوئے حکومت کی مشکلوں کو حل کرنے کے لئے اسلامی حکومت کی راہ سے بہت ساری گرہوں کو کھول دیا اور حریت پسندوں کے بہت ساری بہانوں کو بند کر دیا[2]۔

د۔ تجربوں کی حفاظت : امام خمینیؒ نے اسلامی انقلاب کے اوائل میں لیبرل پارٹی کو اہم اور کلیدی عہدوں کو حوالہ کرنے کے منفی تجربوں کا ذکر کیا ہے اور پوری وضاحت کے ساتھ فرماتے تھے جب تک میں ہوں حکومت لیبرل پارٹی کے ہاتھوں میں جانے نہیں دوں گا۔ اور میں جب تک زندہ ہوں تمام شعبوں میں امریکہ اور روس کے اثر ورسوخ کو ختم کر دوں گا[3]۔

تیسرا نمونہ۔ تحمیلی جنگ کا بحران :

اگرچہ سابق الذکر دو نمونوں کی تحقیق سے عصر انقلاب کے معاشرہ کی بحرانی صورتحال کی رہبری کرنے میں امام خمینیؒ کے موقف کو پہچانا جاسکتا ہے بحث کے کامل ہونے اور مزید بے نیازی کی خاطر امام خمینیؒ کی کامیابی سے ہمکنار رہبری کے قالب

---

[1]۔ آئین انقلاب اسلامی، ص۲۶۹ اور ۲۶۷۔
[2]۔ صحیفہ نور ج۲۰، ص۱۷۰ اور ۱۷۱۔
[3]۔ صحیفہ نور، ج۲۱، ص۹۶۔

تیسرے نمونہ کو زبردستی کی لادی ہوئی جنگ کے بحران میں بحث کرنے کی کوشش کریں گے۔

ا۔ مسئلہ کی شناخت:

الف۔ اندرونی شناخت: امام خمینیؒ نے نجف اشرف میں اپنے بارہ سالہ قیام کے دوران بعثی حکومت اور شخص صدام کی مکمل شناخت کر لی تھی کہ کہ اس شناخت کا کچھ حصہ عراق کے ایران پر تجاوز کرنے کے پہلے دن آپ کے بیان میں ظاہر ہوا۔

روز اول سے جب یہ اشتراکی حکومت (بعثی عراق کی) بروے کار آئی اور مرحوم آقا حکیم نے اس پر پابندی لگائی اور اس نے انکار کیا عراقی عوام نے ان لوگوں کو پہچان لیا ہے اور جب انہوں نے سیاہ کارنامے کیئے تو مزید ان کی شناخت ہو گئی۔ ان لوگوں نے عراق کے اکابر علما کو پھانسی پر چڑھایا ہے ۔۔۔ انہوں نے عراقی (قوام) عوام کو کچلا ہے۔ یہ صدام حسین جس دن سے برسر کار آیا ہے میں نے آگاہ کیا ہے کہ یہ دیوانہ ہے، اس کی عقل صحیح کام نہیں کرتی لہٰذا یہ دیوانگی کے عالم میں عمل کرتا ہے اور خود کو ہلاک کررہا ہے[1]۔ (۳۱،۶،۱۳۵۹ش مطابق ۲۲،۹،۱۹۸۰ء)۔

ب۔ ماحول کی شناخت: امام خمینیؒ بخوبی جانتے تھے کہ صدام نے اپنی مرضی سے ایران پر حملہ نہیں کیا ہے[2]۔ (۳۱،۶،۱۳۵۹ش مطابق ۲۲،۹،۱۹۸۰ء)۔

ج۔ تاریخ شناخت: اندورنی شناخت کے سلسلہ میں جو جائیں بیان ہو چکی ہیں ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ امام خمینیؒ ان کے تاریخی سابقہ سے بخوبی واقف تھے۔ اس کے علاوہ ان کے جنگ کے آغاز کرنے سے عالمی پہلی اور دوسری جنگ سے موازنہ کرتے ہیں اور نتیجہ نکالتے ہیں کہ یہ کوئی اہم چیز نہیں ہے۔

یہ ہونے والی متعدد جنگیں کہ کچھ ایران سے بھی ہوئیں ہیں کہ مجھے دونوں ہی (عالمی) جنگیں یاد ہیں، ہر گز کوئی مسئلہ نہیں ہے[3]۔ (۳۱،۶،۵۹ش مطابق ۲۲،۹،۱۹۸۰ء)۔

د۔ عقلی شناخت: امام خمینیؒ نے اپنی مختلف تقریروں میں جنگ کی عقلی لحاظ سے تحلیل کیا کہ ان میں سے ایک مورد اس وقت کا ہے عراق کی فوج اسلام کی آغوش میں پلٹنے کی دعوت دے رہی ہے۔ "عراقی فوج ایک مسلمان فوج ہے۔۔۔ کسی لئے جنگ کرے گی؟ کس سے جنگ کرے گی؟ کس بات پر جنگ کرے گی؟ ان کے مدمقابل سارے کے سارے مسلمان ہیں۔۔۔ یہ عراقی فوج کس لئے اپنے آپ کو قتل کرے گی؟ کیا ان لوگوں کو معلوم نہیں ہے کہ اگر ایرانیوں سے جنگ کریں گے تو اس طرح مارے جائیں؟ اب تک نہیں سمجھے کہ ایران سے جنگ میں ہر طاقت بیکار جائے گی اور طاقت کا استعمال نہیں کریں گے؟ یہ لوگ کیا یہ کہہ

---

[1]۔ صحیفہ نور، ج ۱۳، ص ۹۰ اور ۹۱۔

[2]۔ وہی ماخذ، ج ۱۳، ص ۹۰۔

[3]۔ وہی ماخذ، ج ۱۳، ص ۹۱۔

سکتے ہیں کہ ہم لوگ خدا کے لئے کام کر رہے ہیں؟ صدام حسین کو خدا سے کیا کام ہے؟میشل عفلق کو خدا سے کیا سط ہ؟ بعثی پارٹی ایک ایسی پارٹی ہے جسے خدا سے کوئی مطلب نہیں۔۔۔ پس یہ جنگ صدام حسین کے لئے ہے تمہارا مقصد یہ ہے کہ اسلام قوی ہو؟ تو ٹھیک ہے یہاں پر اسلام ہے اس کے پاس طاقت بھی ہے[1]۔(۵؍۷؍۵۹ش مطابق ۲۳؍۹؍۱۹۸۰ء)۔

ھ۔ شرعی شناخت: زبر دستی لادی ہوئی جنگ کا معاملہ میں امام خمینیؒ کا رویہ یہ تھا کہ آپ بارہا فرماتے تھے کہ یہ لوگ فریضہ الٰہی کی نسبت اپنی شرعی شناخت نہیں رکھتے۔ "ہماری ذمہ داری یہ ہے کہ ہم لوگ اسلام کی حفاظت کریں، اسلام کا تحفظ کریں اگر قتل ہو جائیں تو بھی ہم نے اپنے فریضہ پر عمل کیا اور اگر کسی کو قتل کر دیں تو بھی فریضہ پر عمل کیا۔۔۔ اس وقت کل اسلام کل کفر کے مقابلے میں واقع ہوا ہے۔۔۔ دفاع اور بچاؤ ہر شخص پر ایک واجب امر ہے ہر اُس شخص پر جس کے پاس جتنی طاقت ہے۔ وہ اپنی طاقت کے بقدر اسلام کا دفاع کرے۔ (۸؍۷؍۵۹ش مطابق ۳۰؍۹؍۱۹۸۱ء)۔

۲۔ ایجاد آمادگی:

الف۔ نرم مزاجی کی حفاظت: امام خمینیؒ نے جنگ کے بحران میں نہ صر نرم مزاجی کی حفاظت کی بلکہ لوگوں کو بھی نرم مزاجی اور حسن سلوک کی دعوت دی آپ اپنے ۱۳۱؍۶؍۵۹ش مطابق ۲۰؍۷؍۱۹۸۱ء کے پیغام میں فرماتے ہیں: جس دن مسئلہ سنجیدہ ہو جائے میں ان سب (مسلح افواج) کو سنجیدگی کے ساتھ حکم دوں گا کہ وہ عمل کریں اور عراق کے ہوش ٹھکانے لگادیں۔ ایرانی قوم یہ فکر نہ کرے کہ بہت بڑی جنگ کا آغاز ہو گیا ہے۔ اب ہم فرض کریں کہ ہم لوگ اپنے ہاتھ اور پاؤں گم کر چکے ہیں۔ نہیں ایسی باتیں نہیں ہیں۔ ایک چیز لیکر آئے یہاں پر ایک بم چھوڑا اور فرار کر گئے اور بھاگ گئے ہیں۔۔۔ میں ایرانی قوم سے کہنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنی نرم مزاجی کی حفاظت کریں اور ان پر وپیگنڈہ کرنے والوں کے پروپیگنڈہ کو بیکار بنائیں...[2]۔ (۳۱؍۶؍۵۹ش مطابق ۲۲؍۹؍۱۹۸۱ء)۔

ب۔ بحران کے انداز میں تبدیلی: عراق نے ۳۱؍شہریور ماہ ۱۳۵۹ش مطابق ۲۱؍ستمبر ۱۹۸۱ء کو ۱۵؍لیس افواج کے ساتھ ہمارے باڈروں پر حملہ آور ہوا اور کچھ لشکر نے ہمارے ملک کے ہوائی اڈے پر بم باری کی اس حالت میں ہر انسان کا بدحواس ہو جانا ممکن ہے امام خمینیؒ جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے جنگ کے آغاز کے مسئلہ کو غیر سنجیدگی سے لیا بلکہ اس کا عالمی جنگوں سے موازنہ کر کے اس بحران اس طرح معمولی بتایا کہ انسان کو حیرت زدہ کر دیا اور دلوں سے خوف وہراس نکال دیا۔ ایک چور آیا ہے اور اس

---

[1] وہی ماخذ، ج ۱۳، ص ۱۰۲۔

[2] آئین انقلاب اسلامی، ص ۴۴۵۔

نے ایک پتھر مارااور فرار کر گیا ہے اور اپنی جگہ پر پہونچ گیا ہے[1]۔ (۳۱؍۷؍۵۹ش ء مطابق ۲۲؍۱۰؍۱۹۸۱ء)۔

ج۔ خوف وہراس کا ازالہ: جیسا کہ اس سے پہلے کے حصہ میں گزر چکا ہے امام خمینیؒ ربحران کو معمولی بتا کر در حقیقت لوگوں کے دلوں سے خوف وہراس نکال دیا اور اس انداز اور بات کی دوسری جگہوں پر بھی تکرار کرتے ہیں :

" میں ایران کی عظیم قوم سے چاہتا ہوں کہ وہ پیش آنے والے ہر چھوٹے بڑے مسئلہ میں قوی ہوں، طاقتور ہوں، خدا پر بھروسہ رکھیں اور کی چیز سے خوفزدہ نہ ہوں ہم ان بڑی طاقتوں سے ڈرے نہیں تو پھر یہ یہ تو کوئی طاقت ہی نہیں رکھتے، عراق کی کوئی حیثیت نہیں ہے[2]۔ (۳؍۷؍۵۹ش ء مطابق ۲۵؍۹؍۱۹۸۱ء)۔

د۔ امید جگانا: دفاع مقدس کے دور میں امام کے پیغامات لوگوں کے اندر امیدیں جگاتے تھے بطور مثال زبردستی کی جنگ کے دوران امام خمینیؒ کا سب سے پہلے پیغام نے مختلف طریقوں سے لوگوں کے اندر امید پیدا کیا کی تھی اور ایران کی مسلح افواج اور حکومت صدام کی مظالم کا جواب دینے کی طاقت تاکید کی امام خمینیؒ عراقی عوام سے حکومت کے خلاف بغاوت کرنے دعوت دے رہے تھے اور یہ جان لیں کہ عراقی قوم کے لئے صدام بہت بڑا خطرہ ہے اور وہ ایرانی قوم پر (اساسی) ضربہ نہیں لگا سکتا لوگوں میں امید اور تحریک جیسے جملے بیان کرتے تھے۔" اگر خدانخواستہ صدام حسین اور ان کے ارباب کے سیاہ کارنامے اسی طرح جاری رہے تو میں ایرانی قوم کے فریضہ کو معین کردوں گا اور مجھے امید ہے کہ یہ نوبت نہیں آئے گی اور اگر یہ نوبت آگئی تو پھر کوئی بغدادی باقی نہیں رہے گا[3]۔ (۳۱؍۶؍۵۹ش ء مطابق ۲۲؍۹؍۱۹۸۱ء)۔

۳۔ بحران کو حل کرنے کے لئے اقدام :

الف۔ لوگوں کو آمادہ کرنا: امام خمینیؒ نے جنگ شروع ہونے کے بعد بلافاصلہ ایرانی عوام کو کہ آپ کے حکم کی منتظر تھی، کے بجائے صدام کے خلاف عراقی عوام کو آمادہ کرنے ور ابھارنے کی کوشش کی لیکن افسوس کہ عراقی عوام کے قیام کو دردناک انداز میں کچلنے اور اس کے عمومی نہ کی وجہ سے قابل ذکر کامیابی حاصل نہ ہوئی ۔یہی امر باعث ہوا کہ جنگ شروع ہونے کے ۶ دن بعد امام خمینیؒ نے علماء اور پارلیمنٹ کے نمائندوں سے درخواست کی کہ وہ لوگ عوام کو جنگ کے لئے آمادہ کریں"بزرگان علماء آپ لوگ جہاں کہیں بھی ہیں لوگوں کو امریکہ اور صدام جیسے اس کے خونخوار پٹھو کے خلاف جنگ کے لئے آمادہ کریں کہ جنگ جنگ ہے اور ہمارے وطن اور ہمارے دین کی عزت اور شرافت انہی مقابلوں کی بدولت ہے[4]۔

---

[1]۔ صحیفہ نور، ج ۱۳، ص ۹۳۔

[2]۔ وہی ماخذ، ج ۱۳، ص ۹۔ وہی ماخذ، ج ۱۳، ص ۹۶۔

[3]۔ وہی ماخذ، ج ۱۳، ص ۹۳۔

[4]۔ وہی ماخذ، ج ۱۳، ص ۹۸۔

(۵؍۷؍۵۹ش؍ مطابق ۷؍۲؍۱۹۸۱ء)۔

ب۔ اٹل فیصلہ: امام خمینیؒ نے دفاع مقدس کے سلسلہ میں اپنی بے نظیر قاطعیت اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔ امام خمینیؒ کی کوشش یہ تھی کہ بعثی پارٹی کے خاتمہ تک جنگ جاری رکھیں گے اور آپ نے اس راہ میں بے شمار مشکلات اور مصائب بھی اٹھائے اور عظیم کامیابی بھی حاصل کی لیکن عالم استکبار نے فوجی، اقتصادی، اطلاعاتی، منصوبہ بندی اور تعلمی امداد کا سیلاب بھی اٹھائے اور عظیم کامیابی ہر طرح کی پابندی لگادی۔ جس کا عالم یہ تھا کہ ایک خاردار تار بھی ایران کو دینا ممنوع کردیا تھا اور اس کے ذریعہ بعثی پارٹی کی زود ہنگام شکست کو روک لیا، عراق کی حکومت منافقین، دیموکریسی اور کوملہ پارٹی کے عناصر اور بعض دیگر انقلاب مخالفین کی مدد اور ممنوعہ ہتھیاروں کے استعمال اور رہائشی مقامات پر بمباری کر کے اس بات کی انتھک کوشش کی کہ ایران کے اقتصاد اور اس کی حفاظتی سلسلہ کو بردست نقصان پہونچا کہ امام خمینیؒ کو صلح کرنے پر مجبور کردیں لیکن امام خمینیؒ نے قبول نہیں کیا۔ آپ کا یہ موقف ۱۳۶۷ش؍ ۱۹۸۸ء کے تیر ماہ کے اواخر تک باقی رہا۔

تیر ماہ کی اختتام کے دنوں میں امام خمینیؒ کچھ دلیلوں اور وجوہات کی بنا پر کہ آپ نے ان وجوہات کو بعد میں بتانے کی بات کی تھی۔ اسلامی معاشرہ کی مصلحت ۵۹۸ قطعنامہ کے قبول کرنے میں سمجھی وہ قطعنامہ جو ایران کی فوجی جنگی برتری کے زمانہ میں تیار کیا گیا تھا اور اس مقصد کے تحت تھا کہ صلح کے لئے ان حالات میں ایران کو راضی کریں بہر صورت امام کی ثابت قدمی اور آپ کا اٹل فیصلہ ۲۹؍۴؍۶۷ش؍ مطابق ۲۰؍۷؍۱۹۸۸ء کے قطعنامہ کو قبول کرنے میں بھی ظاہر ہے۔ میں واضح لفظوں میں اعلان کر رہا ہوں کہ جمہوری اسلامی ایران اپنے پورے وجود کے ساتھ پوری دینا کے مسلمانوں کی اسلامی پہچان کو زندہ کرنے کے لئے سرمایہ گزاری کر رہی ہے اور اس کی کوئی دلیل بھی نہیں ہے کہ دینا کے مسلمانوں کو اقتدار پر قبضہ کرنے کی دعوت نہ دے اور صاحبان دولت، جاہ طلب اور مال منال کے خواہاں دھوکہ باز افراد کی روک تھام نہ کرے [1]۔ (۲۹؍۴؍۶۷ش؍ مطابق ۲۰؍۷؍۱۹۸۸ء)۔

ج۔ مضبوط استدلال: امام خمینیؒ پورے دفاع مقدس کے دوران اپنے فیصلوں اور ایران کے اقدامات کے لئے بہت سارے مقامات پر محکم استدلال پیش کیا ہے، ہم کیوں جنگ کیوں کر رہے ہیں؟ اس جنگ کا نتیجہ کیا ہے؟ ہم جنگ کو بند کرنے کی بات کیوں نہیں مانتے؟ عراق کی فوج اور عوام صدام کے خلاف کیوں قیام کریں؟ ان سوالوں کے جوابات امام خمینیؒ کے جنگ سے متعلق مسائل کی بارے میں بعض قابل ذکر استدلالات کی طرف پلٹ رہے ہیں، کہ یہ صرف ایک استثناء رکھتا ہے اور وہ ۵۹۸ عطعنامہ کا قبول کرنا ہے کہ آپ نے مربوط استدلال کو اسلام اور مسلمانوں کی مصلحت کی وجہ سے فوری طور پر بیان نہیں فرمایا،

---

[1] ۔ وہی ماخذ، ج ۲۰، ص ۲۳۸۔

اگرچہ ہر صورت پائیداری کے مضمون سے آشکار ہے۔

۱۲/۷/۵۹ش ء ، ۴/۱۰/۱۹۸۱ء کو امام خمینیؒ کے عراقی قوم اور فوج کو خطاب کرتے ہوئے پیغام میں ذکر شدہ بعض استدلال ملاحظہ فرمائیں۔آپ اور ہم سب اس بات کے گواہ ہیں کہ یہ فاسد پارٹی نے مرحوم آیت اللہ حکیم اور آپ کے فرزند کے ساتھ کیا کیا ناروا سلوک نہیں کیا اور خود یہ سید بزرگوار تمام مصائب و آلام کے ساتھ آخر عمر میں خون جگر پے کر اپنے اجداد طاہرین سے جا ملے اور ہم سب ان کے فرزندوں پر ہونے والے شکنجوں ،اذیتوں اور حد درجہ دباو اور گھٹن کے بھی گواہ ہیں اور ہم سب یہ جانتے ہیں کہ اس پارٹی نے سید بزرگوار آقا باقر صدر اور آپ کی مظلومہ بہن کے ساتھ کیا کچھ نہیں کیا اور کن اذیتوں کے ساتھ انہیں شہید کر ڈالا اور یہ بھی جانتے ہیں کہ ان لوگوں نے نجف کے حوزہ علمیہ اور تمام مقامات مقدسہ کے ساتھ کیسے کیسے ظلم ڈھائے اور درندگی دکھلائی ہے اور جوق در جوق علماء اور طلاب کو شکنجہ دیا ارو انہیں قید خانہ میں ڈال دیا ہے اور ہم لوگ جانتے ہیں کہ حکومت کے پٹھوں نے حضرت امیر المومین علی کی صحن مطہر میں مظلوم عوام کو کس بے دردی کے ساتھ مارتے تھے اور بقعہ مبارکہ کو مسلسل بند رکھتے تھے[1]۔ (۱۲/۷/۵۹ش ء ، مطابق ۴/۱۰/۱۹۸۱ء)۔

ھ۔ حد درجہ قربانی: امام خمینیؒ پورے دفاع مقدس کے دوران اپنے بہت سارے ساتھیوں اور عزیز سپاہوں کو کہ ان سب کو اپنے فرزندوں کی طرح سمجھتے تھے ،خدا کے حوالہ کیا اور چالاک اور شاطر دشمنوں اور نادان دوستوں کے طعنہ اور زخم زبان سنے ،دشمن کی بمباری ارو میزائل سے کبھی خوفزدہ نہ ہوئے جب کہ دشمن کا ارادہ تھا کہ جیسے بھی ہو جماران کا نشانہ لے کر اپنے ناپاک ادادہ میں کامیاب ہو پھر بھی آپ پناہ گاہ کا استعمال کرنے کے لئے تیار نہ ہوئے ،کیونکہ آپ کا نظریہ تھا کہ جب سارے لوگ پناہ گاہ کا استعمال نہیں کر سکتے تو مجھے بھی ایسا نہیں کرنا چاہیے۔کبھی کبھی استدلال بھی کرتے تھے " میرے اور اس سپاہی کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے جو گلی کے نکڑ پر اپنا فریضہ ادا کر رہا ہے[2]۔

۵۔ مضبوط موقف:

الف۔ حقائق کا فاش کرنا: امام خمینیؒ زبردستی لادی ہوئی جنگ کے بحران کو حل کرنے کے بعد مختلف مواقع پر اس سلسلہ میں حقائق بیان فرماتے تھے اور اس سلسلہ میں لیبرل پارٹی ارو سادہ لوح انسانوں کی تلقین کہ ہم نے اس جنگ میں غلط کیا ہے کہ باطل اور بیکار بناتے تھے۔منجملہ آپ جامعہ روحانیت کو پیغام دیتے ہوئے فرماتے ہیں: " ہم جنگ میں اپنے کارناموں سے ایک آن کے لئے بھی شرمندہ اور پشیمان نہیں ہیں ف ہم بھول گئے ہیں کہ ہم نے تو فریضہ ادا کرنے کے لئے جنگ کی تھی اور نتیجہ اس

---

[1]۔ وہی ماخذ،ج ۱۳، ص ۱۱۰۔

[2]۔ در سایہ آفتاب، ص ۹۰-۹۱. پابہ پایآفتاب،ج ۲، ص ۲۵۱-۲۵۲۔

کی شاخ تھی۔ میری قوم نے جب تک محسوس کیا کہ وہ جنگ کا فریضہ ادا کرنے کی توانائی رکھتی ہے اس نے اپنے فریضہ پر عمل کیا اور ان لوگوں کو مبارک باد ہو جنھوں نے آخری دم تک شک نہیں کیا۔اس وقت بھی جب انقلاب کی بقاقطعنامہ کے قبول کرنے میں سمجھی اور تسلیم ہوئے پھر بھی اس نے اپنے فریضہ پر عمل کیا تو کیا فریضہ پر عمل کرنے کی وجہ سے پریشان ہونا چاہئے[1]۔(۳۰،۱۲،۶۷ھ ش مطابق ۲۲،۲،۱۹۸۸ء)۔

ب۔ حفاظتی تدبیریں: زبردستی لادی ہوئی جنگ کے اختتام پر امام خمینیؒ ایران کے سابقہ حالت کی طرف پلٹنے سے روکنے کے لئے متعدد حفاظتی تدبیریں کیں مثال کے طور پر ملک کے اعلی عہدہ داروں کے خط میں امام کے جواب کے ۳ اور ۶ بند میں تعمیر نو کی طرف اشارہ کیا ہے۔امام خمینیؒ نے اس پیغام میں ملک کی دفاعی اور فوجی بنیاد کو مضبوط کرنے اور تسلیحاتی صنعت کی توسیع اور صنعتوں اور مراکز کی حفاظتی اور امنتی اصول کی رعایت کرنے اور لوگوں اور کاریگروں کے لئے اجتماعی ایک پناہ گاہ بنانے کی تاکید فرماتے تھے[2]۔

ج۔ قانونی استحکام: دفاع مقدس کے ۸ سالہ دور میں بخوبی واضح ہو گیا کہ بعض اساسی قانوں میں نقص پایا جاتا ہے آئین میں تشخیص مصلحت نظام کا ذکر نہیں ہوا تھا جبکہ دفاع مقدس کے دوران کی مخصوص صورتحال اس طرح کی اسپیشل ضرورت کی تاکید کر رہی تھی۔قوہ مجریہ اور قوہ قضیہ کی مدیریت میں تمرکز کا ذکر نہیں ہوا تھا، جبکہ دفاع مقدس کی دوران اس طرح کے مراکز کا وجود ضروری تھا۔امام خمینیؒ نے اساسی قانون پر پھر سے نظر ڈالنے کا حکم دے کر در حقیقت بہت سارے حقوقی مشکلات کہ ممکن ہے عام حالات یا بحرانی حالات میں دفاع مقدس کی دور کی طرح ہے کو ختم کر دیا[3]۔

د۔ تجربوں پر عمل: ۸ سالہ دفاع مقدس بے شمار تجربوں کا حامل رہا ہے ارو انقلاب کے عظیم امرتبت رہبر ان پر عمل کرنے کی نسبت توجہ رکھتے تھے۔امام خمینیؒ نے مورخہ ۲،۹،۶۷ھ ش مطابق ۲۳،۱۱،۱۹۸۸ء کو عومی فوج کو خطاب کرتے ہوئے جو پیغام دیا ہے وہ اسی مسئلہ سکو بیان کر رہا ہے۔جمہوری اسلامی کے بانی اپنے اس پیغام، عوامی فوج اور عوام کی تحلیل کرتے ہوئے اس عوامی تنظیم کی تقویت کرنے کے لئے تاکیدی فرمان جاری کرتے ہیں۔

جو قوم خالص اسلام محمدی کی راہ پر گامزن اور سامراج، دولت پرستی، خشک مقدس نمائی کی مخالف ہے اس کے سارے کے سارے افراد فوج ہوں اور ضروری فوجی دفاعی فنون سے واقف ہوں، کیونکہ خطرہ کے وقت وہی قوم سربلند اور جاوید ہے جس کی اکثریت فوجی ٹرینگ یافتہ ہو۔۔۔ عوامی فوج سابق کی طرح اپنی طاقت اور اطمینان کے ساتھ اپنے کام میں لگی رہے۔۔۔آپ لوگوں نے تحمیلی جنگ میں ثابت قدمی دیکھائی کہ صحیح اور بہتر مدیریت کے ساتھ اسلام کو دنیا کا فاتح بنایا جاسکتا ہے۔آپ لوگوں

---

[1]۔ صحیفہ نور، ج۲۱، ص۹۵۔

[2]۔ صحیفہ نور، ج۲۱، ص۳۸۔

[3]۔ صحیفہ نور، ج۲۱، ص۶۱ اور نیز قانون اساسی کا پھر سے مطالعہ کرنے کا حکم، ص۱۲۲ و ۱۲۳۔

کو جاننا چاہیے آپ کا کام ابھی ختم نہیں ہوا ہے ف اسلامی انقلاب دینا میں آپ لوگوں کی جاںثاری کا محتاج ہے اگر اسلامی حکومت کے ذمہ دار افراد آپ سے غافل ہو جائیں تو وہ جہنم کی آگ میں جلیں گے ۔۔۔ میں اسلام کے فدائی اپنے ان فرزندوں کے حق میں دعائے خیر کرنے سے غافل نہیں رہوں گا[1]۔ (۲؍۹؍۶۷ش ، مطابق ۲۳؍۱۱؍۱۹۸۸ء)۔

[1]۔ صحیفہ نور ج۲۱، ص ۱۵۲ اور ۵۳۔